بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ہم احمدیوں پر کہ ہمارے اکثر چھوٹے بڑے
اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اگر بیتاب ہو کر گڑگڑا کر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے اور
اس سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور بعض دفعہ دعا کی قبولیت کے ایسے
واقعات ہوتے ہیں جو غیروں کو بھی حیرت میں ڈال دیتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26رجنوری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر دعا کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں۔ فرمایا کہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلاہٹ دودھ کو کھینچ لاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ بچے کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ہم احمدیوں پر کہ ہمارے اکثر چھوٹے بڑے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اگر بیتاب ہو کر گڑگڑا کر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے اور اس سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور بعض دفعہ دعا کی قبولیت کے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو غیروں کو بھی حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ بعض ایسے واقعات مختلف رپورٹس میں آتے ہیں جنہیں میں اس وقت پیش کروں گا۔

ناظر دعوت الی اللہ قادیان لکھتے ہیں کہ ہوشیار پور ضلع کے امیر نے بتایا کہ چند سال قبل ان کے گاؤں کھیڑا اچھروال میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گاؤں والے بہت پریشان تھے حتیٰ کہ کنوئیں کا پانی بھی نچلی حد تک پہنچ گیا تھا۔ یہاں کی ہندو اکثریت نے وہاں کے معلم کو دعا کرنے کو کہا۔ مشرقی پنجاب میں معلم کو میاں جی کہتے ہیں۔ انہیں یقین تھا کہ احمدی معلم کو دعا کے لئے کہیں گے تو ضرور بارش ہو گی۔ بہرحال ہمارے معلم نے پہلے تو ان کو اسلامی دعا کے آداب بتائے اور اللہ تعالیٰ کی صفات بتائیں پھر دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے اس معلم کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے فضل سے دو تین گھنٹے کے اندر موسلا دھار بارش برسا دی اور اپنے سمیع الدعا ہونے کا ثبوت دیا۔ اس واقعہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے گاؤں میں اچھا اثر ہوا اور گاؤں والوں نے برملا کہا کہ احمدیوں کی دعا کی وجہ سے بارش ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: بعض جگہ بارش کا ہونا خدا تعالیٰ کی تائید اور قبولیت کا نشان بن جاتا ہے تو بعض جگہ بارش کا رکنا دعا کی قبولیت کا نشان بن جاتا ہے۔ غیر چاہے اسلام کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن اس بات کا ضرور اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام کا خدا دعاؤں

کو سننے والا خدا ہے۔

گنی بساؤ کے معلم عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں سین چانگ کانگسا میں تبلیغ کے لئے گئے اور لوگوں کو جمع کر کے انہیں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا۔ جب انہیں تبلیغ کی جا رہی تھی اسی دوران سخت بارش شروع ہوگئی اور بارش کے شور کی وجہ سے یہ کہتے ہیں کہ میری آواز حاضرین تک نہیں پہنچ رہی تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ ابھی لوگ چلے جائیں گے۔ کہتے ہیں اس وقت میں نے دعا کی کہ اے اللہ بارش بھی تیری ہے اور جو پیغام میں لے کر آیا ہوں وہ بھی تیرا ہے لیکن بارش کی وجہ سے یہ لوگ تیرا یہ پیغام سن نہیں رہے اور اٹھنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دعا کرنے کی دیر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کو تھما دیا کہتے ہیں کہ وہاں موجود تقریباً ایک سو پچاس لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور الحمدللہ تبلیغ کے بعد تمام افراد نے بیعت کرنے کی توفیق حاصل کی۔

یہاں جہاں بارش کی دعا کے بعد رکنے میں بارش کے رکنے نے دعا کے بعد ہمارے معلم کے ایمان کو مضبوط کیا وہاں ان لوگوں کو بھی دعاؤں کے سننے والے خدا کو دکھایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کس طرح نظر آتا ہے خدا اسی طرح اپنی قدرتوں کو دکھا کر نظر آتا ہے۔ وہی لوگ جو بارش کی وجہ سے وہاں سے اٹھ کر جانے والے تھے اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو دیکھ کر نہ صرف بیٹھے رہے بلکہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب موسموں سے ہٹ کر قبولیت دعا کے بعض اور واقعات ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔ ہمارا خدا صرف موسموں کا خدا نہیں ہے بلکہ قادر مطلق اور ہر قسم کی دعائیں سننے والا خدا ہے اس کی بیشمار صفات ہیں اور اپنی صفات کے وہ جلوے دکھاتا ہے۔

بینن سے معلم سلسلہ متین صاحب کہتے ہیں کہ چند دن ہوئے ایک نومبائع دوست آئے کہ مربی صاحب ہمارے گھر آئیں۔ میری بیوی کی حالت بہت خراب ہے معلم صاحب کہتے ہیں میں اپنی بیوی کو لے کر ان کے گھر چلا گیا کیونکہ ان کی بیوی کا زچگی کا معاملہ تھا اور اس کو بڑا تیز بخار تھا اور تیز بخار کی وجہ سے رحم کے سکڑنے کی وجہ سے بچے کی پیدائش نہیں ہو رہی تھی۔ وہ کہنے لگا کہ گذشتہ دو دفعہ بھی اس طرح ہی ہو چکا ہے جس میں یا تو بچہ بچ سکتا تھا یا والدہ لہٰذا دونوں دفعہ انہوں نے والدہ کو بچانے کی کوشش کی اور اولاد کی قربانی دینی پڑی اور اب یہ تیسری بار ایسا ہو رہا ہے۔ معلم سلسلہ نے کہا کہ ایسی حالت میں ہم دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کا واسطہ دے کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر دعا شروع کی اور دعا ختم کرنے پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر پانی پر پھونکا اور اس عورت کو پلایا۔ کہتے ہیں اس طرح میں نے دو تین دفعہ کیا اور پانی پھونک کر عورت کو پلانے کے لئے بھجوایا تیسری دفعہ خاوند خوشی سے آیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیوی بھی بچا لی اور بیٹا بھی دے دیا اور اس نومبائع کا ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی ذات پر اور دعا کی قبولیت پر مزید بڑھا۔ تب سے یہ خود بھی باقاعدہ توجہ سے انکسار سے عاجزی سے تڑپ سے دعائیں کرنے لگ گیا۔

پھر کرناٹک انڈیا سے وہاں کے امیر ضلع لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک جماعت کے صدر جماعت کو برین ٹیومر ہو گیا اور ہسپتال میں داخل ہو گئے ڈاکٹروں نے کہا کہ ان کا علاج ممکن نہیں ہے آپریشن کرتے وقت جان بھی جا سکتی ہے انہوں نے فوراً یہاں دعا کے لئے بھی مجھے لکھا اور میرا جواب بھی ان کو گیا کہ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔ کہتے ہیں کہ ایک ماہ کے بعد ڈاکٹروں نے دوبارہ ان کا معائنہ کیا تو حیران ہو گئے کہ برین ٹیومر کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ حسین صاحب مکمل طور پر شفایاب ہو گئے۔

مبلغ انچارج صاحب گنی کناکری لکھتے ہیں کہ ایک مخلص نو مبائع نوجوان سلیمان صاحب نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ وقف کر کے جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم نے انہیں سیرالیون جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا مشورہ دیا انہوں نے بخوشی قبول کرلیا تیاری شروع ہوگئی۔ کہتے ہیں جب ہم نے ان کے والدین جو ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے ان کو مشن ہاؤس بلوایا تا کہ ان کی رضامندی حاصل کی جاسکے تو بظاہر وہ خوش ہوئے اور تمام معلومات لے کر دو دن کے بعد واپس آنے کا کہہ گئے۔ واپس جا کر انہوں نے اپنے مولوی سے مشورہ کیا تو انہوں نے انہیں بہکا دیا اور ہمارے خلاف پولیس میں مقدمہ درج کروا دیا کہ جماعت احمدیہ ایک غیر مسلم اور متشدد جماعت ہے اور یہ لڑکے کو بھی ورغلا رہی ہے اور شدت پسند بنا رہی ہے۔ کہتے ہیں اس پر ہمیں بڑی پریشانی ہوئی مجھے بھی انہوں نے لکھا دعا کے لئے اور بہرحال میں نے بھی ان کو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے کوشش کرتے رہیں دعا بھی کرتے رہیں چنانچہ کہتے ہیں جب پولیس نے انکوائری کی اور جماعت کا تعارف انہیں پیش کیا اور لیف لٹس وغیرہ دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پولیس کمشنر نے نہ صرف کیس خارج کر دیا بلکہ کہنے لگا کہ مجھے تو ان کا بیان کردہ اسلام زیادہ صحیح اور پر امن لگتا ہے پولیس کمشنر نے کہا کہ مجھے مزید معلومات فراہم کریں میں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کس طرح احمدیوں کو قبولیت دعا کے ذریعہ ایمان میں پختگی اور خلافت پر یقین قائم فرماتا ہے اس بارے میں اپنا ایک واقعہ لکھتے ہوئے مالی کے ادریس تراوڑے صاحب کہتے ہیں کہ 2008ء میں خلافت جوبلی کے جلسہ میں شامل ہوا تھا اس وقت میں مرغیوں کا کاروبار کرتا تھا اور میں مرغیاں چھوڑ کر گھانا چلا گیا پیچھے میری ساری مرغیاں مر گئیں۔ تو جس آدمی کے پیسوں سے میں یہ کاروبار کرتا تھا اس کو جب پتا چلا کہ میں احمدی ہوں اور احمدیوں کے جلسہ پر گیا ہوں اور مرغیاں مر گئی ہیں تو وہ مخالفت میں اور بھی اندھا ہو گیا اور میرے واپس آنے کے بعد مجھے پیغام بھیجا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر میرے ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک سیفہ واپس کرو۔ کہتے ہیں میں بہت پریشان ہوا۔ میرے پاس تو رقم نہیں ہے۔ یہ مخالف مجھے بہت ذلیل کرے گا۔ کہتے ہیں ساری رات میں نے بڑی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میرا کچھ انتظام کر دے میں تو خلیفہ کی محبت میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ ایک ٹرک سے کچھ اناج گرا ہوا ہے جسے میں سمیٹ رہا ہوں۔ کہتے ہیں میں صبح صبح اس جگہ گیا تو وہاں ٹرک تو کوئی نہیں تھا لیکن اناج گرا ہوا تھا جو میں سمیٹنے لگا تو اچانک ایک کالے رنگ کا پلاسٹک کا لفافہ ملا اس کو کھولا تو اس میں ایک لاکھ اسی ہزار فرانک سیفہ تھے میں نے وہاں علاقے کے لوگوں سے پوچھا تو بتایا گیا کہ یہاں رات ایک ٹرک کھڑا تھا جو اب سینیگال کی طرف چلا گیا ہے میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے یہ یہاں سے رقم ملی ہے اگر کسی کی ہو تو بتا کر لے لے کوئی آدمی نہیں آیا۔ بہرحال جب قرض خواہ آیا اور بدتمیزی پر اتر آیا تو میں نے اسے کہا صبر کرو میں تمہیں قرض دے دیتا ہوں میرا اللہ تعالیٰ نے انتظام کر دیا ہے اور میں نے اس کی وہ رقم واپس کر دی۔ اب کہتے ہیں کئی سال ہو گئے ہیں اس رقم کی ملکیت کا کسی نے وہاں دعویٰ نہیں کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ چند واقعات ہیں دعاؤں کی قبولیت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں۔ اسی قانون کے تحت ہر زمانے میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے اور اگر قبولیت دعا کے زندہ نمونوں کا حصہ بننا ہے تو پھر بعض لوازمات اور بعض شرطیں ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ دعا کے لوازمات سے اول ضروری یہ ہے کہ اعمال صالحہ اور اعتقاد پیدا کرو۔ جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا ان کو بہتر نہیں کرتا اور دعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ پس ایمان کو جہاں اعتقادی لحاظ سے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے وہاں عملی حالت کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم ویسے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے

مطابق پانچ وقت نمازوں پہ توجہ نہ دیں بنیادی حق ادا نہ کریں لوگوں کے اور جب مشکل میں گرفتار ہوں تو اس وقت پھر ہمیں اللہ بھی یاد آ جائے لوگوں کے حق ادا کرنے بھی یاد آ جائیں۔ پہلے اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہوگا۔صرف اعتقادی حالت کے بہتر ہونے سے ہی کام پورا نہیں ہوتا جب تک عمل صالح نہ ہو اور عمل صالح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کئے جائیں اور اس کی مخلوق کے حق بھی ادا کئے جائیں۔ یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ پھر دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے اور عبادتوں اور دعاؤں کے حق ہمیشہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب کا ہے۔ 15/جنوری کو کینیڈا میں ان کی وفات ہوئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں احمدیت حضرت حسین بی بی صاحبہ والدہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ آئی تھی انہوں نے قادیان جا کر بیعت کی تھی۔ چوہدری صاحب کو جماعتی خدمات کی توفیق ملی امیر جماعت ضلع حیدرآباد رہے انصار اللہ کے ضلع حیدرآباد کے ناظم رہے قائد خدام الاحمدیہ حیدرآباد رہے ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان رہے۔ بچپن سے ہی باقاعدہ تہجد کے عادی تھے اور آخر دم تک اس کے لئے کوشش کرتے رہے نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ دعا پر آپ کو غیر معمولی یقین تھا۔ خلافت سے انتہائی عقیدت تھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ بڑے صابر اور شاکر تھے اور دوسروں کی تکلیف کا بڑا خیال رکھنے والے اپنے نفس پر قابو، بڑے دھیمے ٹھنڈے مزاج کے تھے۔ معمولی بیماری یا تکلیف کا کبھی ذکر نہیں کیا۔ ملازمت کے دوران بڑی اچھی تنخواہ ہوتی تھی ان کی اس کے باوجود کبھی اپنے پر زائد خرچ نہیں کرتے تھے۔ بڑا نام تھا ان کا ٹیکسٹائل انڈسٹری میں۔ اولاد کو بھی ہمیشہ خلیفہ وقت کو خط لکھنے کے لئے تلقین کرتے رہتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے ظفر اللہ خان بٹر صاحب کرتو شیخوپورہ کا۔ ان کی 9/جنوری کو وفات ہوئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد چوہدری اللہ دتہ صاحب نے 1928ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ اپنے گاؤں کرتو ضلع شیخوپورہ میں بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ نماز تہجد بہت باقاعدگی سے ادا کرنے والے پنجوقتہ نماز ادا کرنے والے خطبات باقاعدگی سے سننے والے چندوں میں بہت باقاعدہ طبیعت میں سادگی تھی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیکیاں ان کی اولاد میں بھی جاری رکھے اور جس جذبے اور احساس سے انہوں نے اپنے بیٹے کو وقف کیا تھا اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کو بھی حقیقت میں وقف کی رو کے ساتھ اپنے وقف کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 26th-January-2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB